روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۲۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۹ | ہفتہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ' ۲۳ شہادت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۳ اپریل ۱۹۹۴ء

تقویٰ اختیار کرنا چاہئے

میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے رزق کے لئے ' تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس سے ملتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی ' تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا ' حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی ' بیہودہ ' بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۰)

اللہ کو بہت یاد کرو۔ ہر وقت دعائیں لگے رہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ کو بہت یاد کرو۔ ہر وقت دعائیں لگے رہو اور اپنی حالت کی تبدیلی کرنے کی کوشش کرو۔ تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو۔ پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔ امام حنیفہ ؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جا رہا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلتے ہو۔ لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھئے کیونکہ میں پھسل گیا تو خیر صرف مجھے تکلیف پہنچے گی۔ مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسلے گا۔

امام حنیفہ ؒ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور یہ ہے بھی سچ (علماء جب بگڑ جائیں تو دنیا بگڑ جاتی ہے)۔ اس طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دور تک جاتا ہے پس سوچ سوچ کر قدم اٹھاؤ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے۔ میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب بھی پی ہو تو میں اسے خود اٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں اور پھر اس کی اصلاح کروں۔

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کسی کا عیب بیان کیا اور اس نے سن لیا وہ بغض و کینہ میں بھی اور بڑھ گیا۔ پس کیا فائدہ ہوا بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے۔

امر بالعروف کرتے ہوئے کسی نے ایک بادشاہ کا مقابلہ کیا۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس پر ایک بزرگ نے کہا امر

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں۔

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مورخہ ۱۳۔ اپریل ۹۴ء رات وفات پا گئی ہیں۔ آپ کی عمر ۷۳ سال تھی اور بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۱۴۔ اپریل کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ ریڈیالوجسٹ لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور لکھتی ہیں

خاکسار کی بیٹی ڈاکٹر قانتہ عائشہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب پی سی ایس آئی آر ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کا نکاح ہمراہ فیصل جہانگیر صاحب انجینئر ابن مکرم طاہر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۴۔ فروری ۹۴ء کو پڑھایا۔

تقریب رخصتانہ دس فروری ۹۴ء کو ہوئی ڈاکٹر قانتہ عائشہ مکرم میاں حبیب اللہ صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور کی پوتی اور مکرم چوہدری مولا بخش (وفات یافتہ) فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(مینیجر)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۳ ۔ شہادت ۱۳۷۳ ھش ۲۳ ۔ اپریل ۱۹۹۴ء

جسمانی اور روحانی زندگی

جسمانی زندگی اور روحانی زندگی دونوں آپس میں تطابق رکھتی ہیں۔ ایک سے دوسری کو پرکھا جاسکتا ہے اور ایک کی ترقی اور تنزل کی راہوں کو سامنے رکھتے ہوئے دوسری کے تنزل اور ترقی کی راہوں کو متعین کیا جاسکتا ہے۔ دونوں کا بنیادی تعلق دل سے ہے۔ دل کو عربی زبان میں قلب کہتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "قلب کے معنی ایک ظاہری اور جسمانی ہیں اور ایک روحانی۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ پھرنے والا۔ چونکہ دوران خون اسی سے ہوتا ہے اس لئے قلب اسی کو کہتے ہیں۔ روحانی طور پر اس کے یہ معنی ہیں کہ جو ترقیات انسان کرنا چاہتا ہے وہ قلب ہی کے تصرف سے ہوتی ہیں۔ جس طرح یہ دوران خون انسانی زندگی کے لئے اشد ضروری چیز ہے اسی قلب سے ہوتا ہے۔ اسی طرح پر روحانی ترقیوں کا اسی کے تصرف پر انحصار ہے"۔

یہ بات جو حضرت بانی سلسلہ نے فرمائی ہے یہ ہمارے لئے اور جسمانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے اور روحانی زندگی کو بھی۔

کہتے ہیں کہ دل انسان کے جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر یہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اور اگر یہ صحیح ہو اور ٹھیک طرح کام کرے تو سارے جسم کو خون پہنچانے کی وجہ سے سارے جسم کو ٹھیک رکھتا ہے۔ یہی کیفیت روحانی زندگی کی ہے۔ روحانی زندگی میں بھی اگر دل ایمان سے پر ہو اور خلوص اس کی خصوصیت ہو تو انسان روحانی ترقیات کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازا جاتا ہے۔ اور اس قرب میں وہ آگے سے آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اگر قلب میں ایمان نہ ہو یا ایمان کی رمق تو پائی جائے لیکن خلوص نہ ہو تو یہ اس کے تنزل کا باعث بن جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ روحانی زندگی کو جس خون کی ضرورت ہے وہ فراہم نہیں کر رہا۔ روحانی زندگی کے لئے ایمان اور خلوص کی ضرورت ہے اور اگر قلب میں ایمان اور خلوص ہی کم ہے تو مطلب یہ ہے کہ خون اسے نہیں مل رہا۔ اور خون کا نہ ملنا نہ صرف تنزل کا باعث ہو سکتا ہے بلکہ اس سے روحانی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ جسمانی زندگی کے لئے بھی ہم اپنے دل کی طرف توجہ دیں۔

روس میں ریت کے ذروں کی طرح ہم ہوں گے
اور جو ہم میں نہ ہوں گے وہ بہت کم ہوں گے
آسمانوں سے ہواؤں کو ملی ہے مہمیز
اب زمیں روک سکے، اس میں نہ دم خم ہوں گے

ابوالاقبال

حسرت لئے، اُمید لئے، آرزو لئے
پھرتے ہیں تیرے پیار کو ہم کُو بکُو لئے

دانہ وہ، آسماں جسے پانی نہ دے سکا
مٹّی میں کھو گیا کہیں جوشِ نمو لئے

میدانِ جنگ سے تو نہ اُٹھی کوئی صدا
ہے خانقاہ نعرۂ اللہ ھُو لئے

سیراب اگر نہ کشتِ وفا ہو تو فائدہ!
پھرتے رہو ہزار رگوں میں لہُو لئے

ڈھونڈے سے ان کی آنکھوں کا ملتا نہیں جواب
ساقی نہ جانے کتنے ہیں جام و سبُو لئے

ہم ہیں کہ ان پہ آج بھی برسا رہے ہیں پھول
خنجر نہ جانے ہاتھ میں ہے کیوں عدو لئے

کیا اس کی رفعتوں کی کوئی ہے بھی انتہا!
عرش بریں نے جھک کے قدم جس کے چھو لئے

صحنِ چمن کا حُسن، ترا پرتوِ جمال
"ہے موسم بہار، ترے رنگ و بُو لئے"

کس بانکپن سے باد صبا چل رہی ہے آج
خوشبوئے پیرہن کو تری چار سو لئے

منزل کو پاہی لیں گے بالآخر، چلے تو ہیں
ذوقِ سفر، متاعِ ہنر، جُستجو لئے

کل ہوگا باریاب وہی اُن کی بزم میں
جو آج دل میں ہے خلشِ آرزو لئے

محمود دل میں درد محبت نہ سوز غم
کس داستان عشق کو پھرتا ہے تو لئے

ڈاکٹر محمود الحسن

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ہیچ چیزے چو ذاتِ بیچوں نیست
جگرے خوں شود کزو خوں نیست

کوئی چیز بھی اس بے مثل ذات کی مانند نہیں وہ دل تباہ ہو جائے جو اس کی محبت میں خون نہیں ہوتا۔

گنج ہائے جہاں فدائے نگار
بہ زصد گنج خاک پائے نگار

سارے جہان کے خزانے اس محبوب پر قربان ہیں اور محبوب کے پیروں کی خاک سینکڑوں خزانوں سے بہتر ہے۔

ہرچہ ازدستِ اُو رسد آں بہ
خارِ اُو از ہزار بستاں بہ

جو کچھ اس کے ہاتھ سے پہنچے وہی اچھا ہے اس کا ایک کانٹا ہزار گلزار سے بہتر ہے

ذِلت از بہرِ اُو ز عزت بہ
قلت از بہرِ او زکثرت بہ!

اس کی خاطر ذلت برداشت کرنا عزت سے بہتر ہے اس کی خاطر غربت اختیار کرنا دولتمندی سے بہتر ہے

مُردن از بہرِ اُو حیاتِ مُدام
صد لذائذ فدائے آں آلام

اس کی خاطر مرنا ہمیشہ کی زندگی ہے۔ ان تکلیفوں پر سینکڑوں لذتیں قربان ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو اسی سے محبت کرنی چاہئے۔ اسے چاہئے کہ وہ اسی کی جستجو کرے اور اسی کو پانے کی کوشش میں اپنی زندگی صرف کر دے اور جتنی جتنی معرفت اسے حاصل ہوتی جائے اسی قدر اس کی محبت بڑھتی جائے۔ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات سے پیار نہیں کرتا۔ اس کی زندگی بالکل بے معنی ہے۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو اتنی پیاری ذات ہے کہ دنیا بھر کے تمام خزانے صرف کر کے بھی اگر اسے حاصل کیا جائے تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان ساری چیزوں کو خدا تعالیٰ کی ذات پر قربان کر دینا ہی حقیقی زندگی ہے۔ اس کے تو پیروں کی خاک بھی سینکڑوں خزانوں سے زیادہ بہتر ہے اور ان پر بھاری ہے۔ انسان کو ہمیشہ اس یقین سے پر رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی اس کے لئے کرتا ہے وہ اس کے فائدے ہی کے لئے ہے اور وہی بات اس کے لئے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے اسے ملتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ کہنا نہایت مناسب ہو گا کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کانٹا بھی چبھے تو وہ ہزاروں گلزاروں سے زیادہ بہتر ہے۔ ہزاروں باغ اس ایک کانٹے پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ جو کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چبھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتلا کا راز یہی ہے کہ ہر وہ ابتلا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق آتا ہے۔ وہ انسان کی بھلائی کا باعث بنتا ہے۔ وہ اس کی ترقیوں کا ذریعہ بن جاتا ہے اور جو ابتلا اس لئے آتا ہے کہ انسان نے خدا کو ناراض کر لیا ہے وہ اس کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر انسان کو ذلیل بھی ہونا پڑے یعنی دنیا دار اندھے لوگ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت رکھنے والے شخص کو ذلیل کرنا چاہیں تو اس شخص کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ یہ ذلت ہر اس عزت سے زیادہ بہتر ہے جو انسانوں کی طرف سے جھوٹے طور پر اس کو ملتی ہے۔ اور اسی طرح اس کا تھوڑی تعداد میں ہونا یا اس کا کم مال رکھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اب زیادہ مال رکھے اور اتنا زیادہ دولت مند ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش نہ رہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی زندگی اس کے لئے قربان کرتا ہے اسے حقیقی زندگی مل جاتی ہے اور جو خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفوں میں سے گزرتا ہے اور جس پر اس راہ میں مصائب ٹوٹتے ہیں اس کے لئے یہ تکلیفیں اور مصائب سینکڑوں لذتوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ ایسا شخص سینکڑوں لذتوں کو ان تکلیفوں پر آسانی سے قربان کر سکتا ہے حقیقت یہ ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر فرمایا ہے وہ ایسی ہیں کہ انسان ساری زندگی ان پر اپنے آپ کو قربان کرتا رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا چلا جائے گا۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تجھے پہچان سکیں۔ تجھ پر پوری طرح ایمان لا سکیں۔ اور تیری رضا کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکیں کہ یہی حقیقی زندگی ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقین عمل

اعلیٰ اخلاق کا خیال کیوں رکھا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

اخلاق کی حقیقت کے بیان کرنے کے بعد میں اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اعلیٰ اخلاق کیوں برتے جائیں اور برے اخلاق سے کیوں اجتناب کیا جائے۔ یورپ کے لوگ چونکہ فلسفہ اشیاء کی طرف زیادہ متوجہ ہیں انہوں نے اس سوال کو خاص اہمیت دی ہے اور ان میں سے محققین نے بڑے غور کے بعد اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ اعلیٰ اخلاق اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں اس لئے اعلیٰ اخلاق کی خاطر نہ کہ کسی اور غرض سے ان کو قبول کرنا چاہئے۔

اسلامی ماہرین اخلاق نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ انسان کو اخلاق کا اظہار بہ نیت ثواب کرنا چاہئے اور امام غزالی یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی صحت کے خراب ہونے کے خیال سے زنا سے بچے تو وہ متقی نہیں ہے۔ اس خیال پر مغربی خیال کے دلدادہ دو اعتراض کرتے ہیں۔

(۱) جو شخص کسی مریض کا علاج اس کی صحت کے خیال سے نہیں بلکہ ثواب کی خاطر سے کرتا ہے کیا وہ تاجر نہیں پھر جو شخص تجارت کے طور پر ان کاموں کو کرتا ہے وہ کیوں اچھا سمجھا جائے۔

(۲) اگر کوئی شخص زنا سے اپنی حفاظت عزت یا صحت کے لئے بچے تو وہ کیوں عفیف نہیں ہے اور اگر عفیف نہیں ہے تو شریعت نے زنا سے منع کیوں کیا ہے۔ تم کہتے ہو چونکہ اس طرح زنا سے بچنے میں ثواب کی نیت نہیں اس لئے وہ اخلاق نہیں کہلا سکتے۔ ہم پوچھتے ہیں خدا کسی کام کا ثواب کیوں دیتا ہے۔ اس لئے نا کہ وہ جس کام کے متعلق کہتا ہے یوں نہ کرو وہ نہ کیا جائے اور جس کام کے متعلق وہ کہے کرو وہ کیا جائے اب سوال یہ ہے کہ وہ کیوں کسی کام کے متعلق کہتا ہے کہ یہ کرو اور کیوں کہتا ہے کہ فلاں کام نہ کرو اگر بغیر کسی حکمت کے تو اس کی شریعت بے معنی اور فضول ہوئی اور اگر کسی سبب سے اور حکمت کے ماتحت تو اس حکمت کو مد نظر رکھ کر کام کرنا کیوں اخلاق فاضلہ میں شامل نہ ہو گا جس حکمت کو خدا تعالیٰ حکم دیتے وقت مد نظر رکھتا ہے اگر بندہ اسے کام کرتے وقت مد نظر رکھے تو اس کے کام کی قدر کیوں کم ہو جائے مثلاً خدا نے اگر زنا صحت یا قیام امن کے لئے منع فرمایا ہے تو جب ہم اس غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے زنا نہ کریں تو یہ کیوں اچھا خلق نہ سمجھا جائے اور ہم کیوں ثواب کے مستحق نہ ہوں اور اگر زنا سے منع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تو معلوم ہوا خدا نے اس کی ممانعت کا یونہی حکم دیا ہے۔

پہلے اعتراض یعنی تجارت کا جواب یہ ہے کہ اس فعل اور تجارت میں کوئی مناسبت نہیں کیونکہ اخلاق حسنہ کی جزا خدا تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر رکھی ہے اور کہہ چھوڑا ہے کہ جو فلاں افعال سے بچے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا اور جو فلاں افعال کرے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا پس یہ تجارت نہیں بلکہ انعام ہے کیونکہ تجارت میں انسان اپنے کام کی قیمت خود مقرر کرتا ہے۔ یہاں بدلہ اس کی پیدائش سے بھی

باقی صفحہ ۶ پر

روزنامہ جنگ جمعہ ایڈیشن کے شکریہ کے ساتھ

عبدالغفور قصوری

جدید سائنس کبھی مسلمانوں کے گھر کی باندی تھی

قرآن مجید فرقان حمید نے انسانیت کے سامنے ایک ایسا دستور حیات پیش کیا جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ تمام الہامی کتب میں سے قرآن ہی وہ کتاب ہے جو انسان کو غور و فکر کرنے اور تدبر سے کام لینے کی تلقین کرتی ہے ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ...... "جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے بے شک غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں"

گویا علم حاصل کرنا اس کی جستجو کرنا تحقیق و تدقیق سے کام لینا حقائق اور تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے نتائج اخذ کرنا اور عقل و دانش کو بنی نوع انسان کی بہتری و بھلائی کے لئے کام میں لانا تعلیمات قرآنی کے عین مطابق ہے۔ یہی قرآنی تعلیم..دعوت فکر... ہی تھی جس پر عمل پیرا ہو کر ہمارے آباؤ اجداد نے دنیائے سائنس میں ایک لاثانی انقلاب برپا کر دیا۔ فرزندان اسلام نے علوم و فنون کے میدان میں وہ مہارت پیدا کی۔ تاریخ انسانی اس کی مثال پیش کرنے سے یکسر محروم و قاصر ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ مسلمان مفکرین و محققین نے پرانی نہج کو ترک کر کے دقیق مشاہدے تجربے اور تحقیق و تجسس کی راہ اختیار کی جس پر جدید سائنس کی عمارت استوار ہوئی مولانا سید ابوالحسن ندوی قرآن کریم کی دعوت فکر کے اثرات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"قرآنی دعوت فکر کے نتیجہ میں وہ فکری سرگرمی سامنے آئی جس نے علوم و صنائع اور تہذیب انسانی کو متاثر کیا اور اس کا اثر پوری دنیا پر پڑا۔ گویا ایک وسیع دریچہ اور روشندان کھل گیا جس سے روشنی اور تازہ ہوا آنے لگی اور اسلام نے گویا اس قفل کو توڑ دیا جسے آزادی اور فکر سلیم کے دشمنوں اور قدیم مذاہب کے غلط نمائندوں نے عقل انسانی پر ڈال رکھا تھا۔"

اس میں ذرہ بھر شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ سائنس عمل و ترکیب کی بنیاد اسی روز پڑ گئی تھی جب نسل انسانی کا آغاز ہوا اور مختلف تہذیبوں نے اس کے ارتقاء میں حصہ لیا۔ مصر اور بابل میں سائنس کافی حد تک ترقی کر چکی تھی لیکن سائنس کی عمارت تجربات و مشاہدات پر استوار نہیں ہوئی تھی۔ ایل ڈبلیو ایچ ہل اس بارے میں یوں رقمطراز ہے۔

"(مصر اور بابل میں) دلائل کی تلاش اور متفقہ نظریات کی ایجاد کا کوئی رجحان نہ تھا"۔

اس کے بعد یونان سائنس کا مرکز بنا یونانیوں نے سائنسی مفروضات کو مزید ترقی دی لیکن ان کے ہاں بھی مشاہداتی و تجرباتی عمل کا فقدان تھا چنانچہ برٹرینڈ رسل بیان کرتا ہے۔

"یونانیوں نے دنیا کا سائنس دان کی بجائے شاعر کی حیثیت سے مطالعہ کیا"

سائنس کے اس ابتدائی دور کے بعد تاریکی اور جہالت کے بادل چھا گئے۔ رومیوں نے یونانی سلطنت کو تہ و بالا کیا۔ عیسائیت نے رومی سلطنت پر کنٹرول حاصل کر لیا اور سائنس کو مذہب کے خلاف قرار دیا۔ یونانی علوم کا پڑھنا ممنوع قرار دے دیا گیا اہل علم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے۔ سائنس دان تشدد کا شکار ہوئے۔ قیمتی لائبریریوں کو جلا کر بھسم کر دیا گیا۔ اس دور ظلمت میں رسول کریم ﷺ کتاب مبین ... سرچشمہ نور و ہدایت... لے کر مبعوث ہوئے. مسلمانوں نے اس کتاب مقدس کو مشعل راہ بنا کر دنیا کی ظلمتوں کو سائنس کی روشنی سے منور کیا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی مسلمانوں کی خدمات پر رطب اللسان ہیں۔

جدید سائنس کبھی مسلمانوں کے گھر کی باندی تھی۔ انہوں نے تمام سائنسی علوم کو انتہا درجے کی ترقی عطا کی۔ جس کا اعتراف غیر مسلم بھی برملا کرتے ہیں باوجودیکہ ان کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی اتنی کس کر بندھی ہوئی ہے کہ اترنے کو نہیں آتی۔ "رابرٹ بریفالٹ" اپنی معروف تصنیف "تشکیل انسانیت" میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"سائنس ایک بڑی حد تک عربی لٹریچر کی مرہون منت ہے" یہی مصنف آگے چل کر لکھتا ہے۔

"درحقیقت یورپ کی نشاۃ ثانیہ renaissance عربوں اور بربر مسلمانوں کے کلچر کے احیاء کی وجہ سے عالم وجود میں آئی۔ اٹلی نہیں (جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے) بلکہ مسلم سپین یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا مولد ہے"۔

مسلمانوں نے قرآنی تعلیم کو مشعل راہ بناتے ہوئے سائنسی علوم کو معراج تک پہنچا دیا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ پوری دنیا میں مسلم علوم و فنون کا ڈنکا بجتا تھا خصوصاً اہل یورپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے اسلامی دنیا کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے تھے انہیں جب بھی کسی ماہر آدمی کی ضرورت پڑتی تھی ان کی نظر صرف اور صرف مسلمان ماہرین پر پڑتی تھی ایس ایم شاہد کے بقول۔

"یورپ کے عیسائی حکمرانوں کو جب بھی کوئی فنکار طبیب یا کاریگر درکار ہوتا تھا وہ غرناطہ کی طرف (مسلم سپین) رجوع کرتے تھے۔"

سائنسی علوم کے مشاہیر نے سائنس کے ہر میدان میں قدم رکھا اور اپنا لوہا منوایا اور دنیا کو ثابت کر دکھایا کہ اسلام ہی خدا کا سچا دین ہے اور یہ قابل عمل بھی ہے۔ یہ دین کو دنیا سے علیحدہ نہیں کرتا بلکہ اسلامی تعلیمات میں دین و دنیا کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مسلمانوں نے زندگی کے جس میدان میں قدم رکھا، فتح و نصرت کامیابی و کامرانی نے ان کی قدم بوسی کی۔ آج جن علوم کا جدید دنیا میں چرچا ہے دراصل مسلمانوں کے لگائے ہوئے اشجار ثمردار ہیں اور ان کا پھل مغربی دنیا کھا رہی ہے۔ ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کے باعث ہماری وراثت پر اہل مغرب قابض ہیں اور کس دیدہ دلیری سے حقائق کو مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں حالانکہ انسانیت کے مقصد کی تکمیل مسلمانوں کے حصہ میں آئی۔ جارج سارٹن George Sarton سائنسی علوم کے ضمن میں مسلمانوں کے کردار کی نقشہ کشی ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"انسانیت کے مقصد کی تکمیل مسلمانوں نے کی۔ عظیم فلسفی الفارابی مسلمان تھا سب سے بڑے ریاضی دان ابو کامل اور ابن سینا مسلمان تھے۔ دنیا کا عظیم ترین جغرافیہ دان اور انسائیکلوپیڈیا کا مصنف السعودی بھی مسلمان تھا حتیٰ کہ سب سے بڑا تاریخ دان طبری بھی مسلمان ہی تھا"

یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہر اچھی اور کار آمد چیز کی نیک نامی اپنے کھاتے میں ڈالنے کا خواہاں ہوتا ہے 'ایسا کرنے کے لئے وہ بے شمار حیلے اور دلائل پیش کرتا ہے لیکن حقیقت کو کب تک چھپایا جا سکتا ہے۔ ایسا ہی حال اہل یورپ کا ہے کہ وہ سائنس میں تجرباتی طریقہ کار اور بعض دوسری ایجادات کا سہرا اپنے سر باندھنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں لیکن "رابرٹ بریفالٹ" اپنی کتاب "تشکیل انسانیت" میں اہل یورپ کی بدنیتی کا پردہ ان الفاظ میں چاک کرتا ہے۔

"یہ کہنا غلط ہے کہ راجر بیکن تجرباتی طریقہ کار کا موجد ہے بلکہ اس کے موجد تو مسلمان ہیں۔ بعد میں یورپی سائنسدانوں نے اسے اپنے نام منسوب کر لیا مثلاً کمپاس (قطب نما) کی ایجاد غلط طور پر کسی یورپی سے منسوب ہے۔ آرنلڈ جو ولہ Villa کا رہنے والا تھا الکحل کا تیار کرنے والا کہا جاتا ہے۔ عدسے اور گن پاؤڈر (بارود) راجر بیکن سے منسوب کئے جاتے ہیں یہ قطعی طور پر غلط ہے انہیں بعد میں یورپی لوگوں کے نام سے منسوب کر دیا گیا"

یہی مصنف آگے چل کر مسلمانوں کی سائنسی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"سائنس جدید تہذیب کے لئے مسلمانوں کا سب سے بڑا عطیہ ہے"

علم کیمیا .... کیمیا سازی مسلمانوں کو یونانیوں اور مصریوں سے ملی تھی لیکن عربوں نے یونانیوں کے نافذ کردہ نتائج کو اپنی تحقیق کے دوران عارضی نظریوں کے طور پر استعمال کیا۔ مسلمانوں سے قبل عیسائیوں میں بھی کیمیا دان موجود تھے لیکن انہوں نے پر اسرار علامتیں ایجاد کر کے علم کیمیا کو لوگوں سے مخفی رکھا لیکن جب یہی پر اسرار علوم مسلمانوں تک پہنچے تو انہوں نے ترکیبات کو تجربات کی کسوٹی پر پرکھا اور اپنی تحقیق کو صیغہ راز میں رکھنے کی بجائے عوام الناس کے سامنے پیش کیا۔ مسٹر ہم بولی Mr.Hamboli کے بقول۔

"جدید کیمیا دراصل مسلمانوں کی ایجاد ہے جن کی اس میدان کی کارگزاریاں لاثانی ہیں"

گبن اپنی مشہور تصنیف "سلطنت روما کا زوال" میں لکھتا ہے کہ "علم کیمیا کی ابتداء اور اصلاح کا سہرا عرب مسلمانوں کے سر ہے" "ول ڈیوران" اپنی موقر تصنیف "مذہب کا عہد" میں مسلمانوں کیمیا دانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے۔

"علم کیمیا دراصل مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ ان سے پہلے یونانی مبہم مفروضوں کو لئے بیٹھے تھے یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے پیہم تجربات و مشاہدات سے کام لے کر اشیاء کی ماہیت کا صحیح ریکارڈ مرتب کیا"۔

یہ مسلمان کیمیا دان ہی تھے جنہوں نے

پارہ سیسہ تانبا چاندی اور سونا کی کیمیائی مشابہتوں کا پتہ چلایا۔ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ دنیا کو عمل تقطیر عمل تصعید عمل تبخیر عمل تخفیف اور قلمانا کے عمل سے روشناس کرایا۔ انہوں نے "الانبیق" ایجاد کیا۔ یہ لفظ یورپی زبانوں نے قبول کر لیا چنانچہ تقطیر کے آلے کو A-embic کہنے لگے۔ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے تیزاب اور الکلی کا فرق نمایاں کیا۔"

مسلمان کیمیا دانوں میں جابر بن حیان عطارد ابن محمد الحاسب محمد بن زکریا رازی خالد بن یزید اور ابن سینا کی خدمات قابل ذکر ہیں لیکن ان میں سے سب سے زیادہ شہرت جابر بن حیان کو ملی۔ ڈاکٹر مکس میر ہف اپنی تصنیف "میراث اسلام" میں جابر بن حیان کی آفاقی شہرت کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

"اسلامی تمدن کے عروج کے زمانہ میں ایک مسلمان دانشور کا سایہ قرون وسطیٰ کے دوران مغرب پر چھایا رہا۔ یہ شخص جابر ہے جسے اہل مغرب Geber کہتے ہیں وہ کیمیا کا پدر مربی ہے"۔

جابر بن حیان کوفے کے ایک مشہور عطار احمد حیان کے ہاں ۷۲۱ء میں پیدا ہوا۔ انہیں کیمیا کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔ انہوں نے علم کیمیا پر تقریباً پانچ صد تحقیقی مقالات تحریر کئے جدید کیمیائی عمل تصعید عمل تبخیر عمل تخفیف اور علم قلم پذیری جابر کی تحقیق کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے پہلی مرتبہ شورے کا تیزاب گندھک کا تیزاب سلور نائٹریٹ اور بعض دوسرے مرکبات تیار کئے۔ جابر نے کئی تصانیف میں فولاد بنانے۔ چمڑا رنگنے دھاتوں کو آلائشوں سے پاک کرنے اور بالوں کا خضاب تیار کرنے اور اس قسم کی دیگر اشیاء تیار کرنے کے طریقے بیان کئے ہیں۔ الغرض جابر بن حیان علم کیمیا میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور ان کی تصانیف عرصہ دراز تک پوری دنیا میں سند کا درجہ رکھتی تھیں۔ پروفیسر غلام رسول کے بقول۔

پندرہویں صدی تک پورے یورپ میں جابر کی تصانیف سند کا درجہ رکھتی تھیں اور اٹھارویں صدی تک یورپ کے کیمیا دان جابر کے وضع کردہ اصولوں پر ہی کام کرتے رہے"

علم طبیعات ...... مسلمان سائنسدانوں نے علم طبیعات میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ ابن الہیثم البیرونی الکندی ابو محمد بن زکریا رازی ابن سینا عمر خیام اور ابن ماجہ نے علم طبیعات کو چار چاند لگا دیئے۔ ابن الہیثم نے آنکھ کی اندرونی ساخت کا مشاہدہ کیا اور یونانیوں کے رائج الوقت نظریہ ... نور کی شعاعیں آنکھ سے نکل کر مرئی شئے پر پڑتی ہیں تو وہ شے ہمیں نظر آتی ہے... کی تردید کی اور مشاہدے اور تجربے سے ثابت کیا کہ شعائیں مرئی اشیاء سے آنکھ میں داخل ہوتی ہیں اور یہی رویت اشیاء کا سبب ہے۔ انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ کسی جسم کا وزن لطیف اور کثیف فضاء میں مختلف ہوتا ہے۔ انہوں نے پہلی مرتبہ یہ دریافت کیا کہ محدب عدسے کو جب آنکھ اور کسی شے کے درمیان مناسب فاصلے پر رکھا جائے تو وہ شے کو بڑا کر کے دکھلاتا ہے۔ یاد رہے یہ انکشافات اٹلی میں تین سو سال بعد میں ہوئے۔

البیرونی نے ٹھوس اشیاء کی کثافت اضافی معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کیا۔ انہوں نے تقریباً اٹھارہ عدد قیمتی جواہر اور دھاتوں کی اضافی کثافتیں صحیح دریافت کیں۔

علم ریاضی ...... قرآنی تعلیمات نے مسلمانوں میں گہرے مطالعہ اور تحقیقی تجربہ کا ملکہ پیدا کر دیا تھا۔ علم ریاضی سے ان کا لگاؤ قدرتی تھا۔ وراثت کے مسائل زمینی بندوبست عالمگیر مالیاتی نظام اور تعلیمی سرگرمیوں نے ریاضی کے کئی دقیق اور پیچیدہ مسائل پیدا کئے۔ مسلمانوں نے ان مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی خاطر ریاضی میں کمال استعداد پیدا کر لی۔ مشہور مسلمان ریاضی دانوں میں سے الخوارزمی الکندی ابن یونس ابن الہیثم بو علی سینا البیرونی عمر خیام اور ابوالکامل سجاع بن اسلم وغیرہ ہم نے اس علم میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں حتیٰ کہ قرون وسطیٰ میں اہل یورپ نے علم ریاضی کے ضمن میں مسلمانوں سے بہت کچھ سیکھا۔ فخرالدین حجازی کے بقول۔

"ریاضی کے ضمن میں قرون وسطیٰ کے دوران اہل مغرب مسلمانوں کے احسان مند رہے' پندرہویں صدی عیسوی کے پہلے نصف حصے میں مسلمان ریاضی کے نہایت مشکل مسائل حل کر لیتے تھے۔"

مسلمانوں نے یورپ کو صفر کا استعمال سکھایا۔ انہوں نے مغربی دنیا کو اعداد کا نظام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی کے ہندسے آج تک پوری دنیا میں مستعمل ہیں۔ اعشاری نظام بھی مسلمانوں کا متعارف کردہ ہے۔ فخرالدین حجازی اپنی معروف تصنیف "تمدن انسانی پر انبیاء کے اثرات" میں معجم بن احمد.. ایک مسلمان ریاضی دان.... کی خدمات کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"معجم بن احمد نے ۹۷۶ء میں صفر کو معلوم کیا۔ صفر کے علم نے ریاضیات میں انقلاب برپا کر دیا مگر اہل مغرب اٹھارویں صدی عیسوی تک اس دانش سے بے خبر رہے" الجبرا کا علم مسلمانوں کا ایجاد کردہ ہے جسے عرب سوداگروں تاجروں اور ذکری مسافروں نے یورپ تک پہنچایا۔ انہوں نے سب سے پہلے جیومیٹری میں الجبرا کا استعمال کیا۔ ڈاکٹر ڈرپیر مسلمان الجبرا دانوں کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"الجبرا کے لئے ہم عربوں کے ممنون ہیں ریاضی کی اس شاخ کا نام تک انہی کا رکھا ہوا ہے... تیرہویں صدی میں عربوں کا یہ فن اٹلی میں پہنچا"۔

الخوارزمی متوفی ۸۴۴ء جنہیں فن ریاضی کا استاد مانا جاتا ہے کی کتاب "الجبر والمقابلہ" کے بارے میں پی۔ کے ہٹی اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے۔

"اس کا بارہویں صدی میں گیررڈ Gerard نے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ کتاب سولہویں صدی عیسوی تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی۔"

اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ "ایف روزن" نے ۱۸۳۱ء میں کیا۔ الخوارزمی نے ہی منفی کا نشان متعارف کرایا جو اس سے قبل عربوں میں رائج نہ تھا۔

علم طب ...... ریاضی اور کیمیا کے بعد طبابت علم کا وہ شعبہ ہے جس کی طرف مسلمانوں نے خصوصی توجہ دی۔ مسلمانوں میں ایسے حاذق اور عالم طبیب پیدا ہوئے جن کی تحقیقات سے اہل یورپ نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا۔ حضور اکرم ﷺ طب کے اصولوں سے مکمل طور پر واقف تھے۔ پروفیسر کے علی لکھتے ہیں۔

"حضرت محمدؐ نہ صرف ایک عظیم معلم مذہبی راہنما اور پیغمبر تھے بلکہ وہ ایک طبیب بھی تھے۔"

مسلمانوں نے طب نبویؐ کو بنیاد بنا کر طب کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ آج بھی اس ترقی یافتہ دور میں جدید طب ان کی تحقیقات و نتائج سے متفق ہے جن مسلمان ستاروں نے دنیائے طب کو منور و تابان کیا ان میں سے الکندی محمد بن زکریا رازی الفارابی الزہراوی' علی بن عیسیٰ ابن رشد ابن سینا اور ابن النفیس بہت مشہور ہوئے۔ فلپ کے ہٹی اپنی معروف تصنیف "دی ہسٹری آف دی عربز" میں یوں رقمطراز ہے۔

عربوں نے ادویہ کے استعمال میں بہت تخلیقی کام کیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں پیش قدمی کے بعض نمایاں کارنامے سرانجام دیئے سب سے پہلے انہی نے عطار خانہ کھولا۔ دوا سازی کی پہلی درسگاہ قائم کی اور پہلا فارما کوپیا مرتب کیا۔"

رابرٹ بریفالٹ لکھتا ہے کہ "عربوں نے جو فارما کوپیا ایجاد کیا عملاً وہی ہے جسے آج کل کام میں لایا جا رہا ہے۔" یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ یورپ میں علم طب کی ترقی مسلمان اطباء کی مرہون منت ہے چنانچہ گولیتھ لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کی طب کا اثر یورپ میں عرصہ دراز تک قائم رہا اور سترہویں صدی تک طب کے لئے عربی زبان کی تعلیم لازمی امر سمجھا جاتا تھا رازی اور ابن سینا کی تصانیف سے اہل یورپ اب تک شناسا ہیں۔"

یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ مسلمان سائنس دان سائنسی علوم کے اولین استاد ہیں۔ مغربی دنیا جو موجودہ دور میں اپنی سائنسی ترقی پر مغرور و نازاں ہے اسے یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ موجودہ سائنسی علوم کے پیش رو Pioneers مسلمان ہی ہیں لیکن صد حیف کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کی روش کو ترک کر دیا۔ قرآن کو بھلا دیا نبیؐ کے فرمان کو پس پشت ڈال دیا جس کی پاداش میں ہم ذلت و رسوائی کے گڑھے کی طرف رواں دواں ہو گئے۔ کاش ہم قرآنی دعوت فکر کو اپنی مشعل راہ بناتے اور قرون اولیٰ اور قرون وسطیٰ کے مسلمان مفکریں کی طرح دنیائے سائنس میں اقوام عالم کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۱۹۹۴ء

کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے دلوں میں نرمی ہو تمہاری حاجتیں پوری ہوں تو تمہیں چاہئے کہ یتیموں پر رحم کرو اس کے نتیجہ میں تمہارے دل نرم ہو جائیں گے اور تمہاری حاجات پوری ہوں گی۔

جہاں کہیں بھی تم ہو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی بجا لاؤ اس طرح تم گناہ کے بد اثر کو ختم کر ڈالو گے اور لوگوں سے حسن اخلاق سے معاملہ کرو۔

پنجاب میں امن وامان کی صورت حال

وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بدھ کے روز گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کے دوران انہیں ہدایت کی ہے کہ پنجاب میں امن عامہ کی صورتحال بہتر بنائی جائے۔ صوبائی دارالحکومت اور اس کے گردونواح میں سماج دشمن عناصر نے جس طرح کھلی قانون شکنی کو ایک معمول بنا لیا ہے اس کا اندازہ آئے روز ہونے والی ڈکیتی رہزنی اور قتل وغارت کے واقعات سے بخوبی ہوتا ہے۔ اگلے روز لاہور ہوٹل چوک میں دو متحارب دھڑوں کے درمیان فائرنگ سے ریلوے روڈ کا اسلم تانگیاں والا اور ڈرائیور ہلاک ہو گیا اور مرنے والوں کی طرف سے ہسپتال پہنچنے والے افراد نے فوٹو گرافر کی فلم بھی ضائع کر دی۔ ملت چوک میں ایک قصاب نے بی کام کے ایک طالب علم کو کم تولنے پر معترض ہونے کے باعث قتل کر دیا اور فرار ہو گیا۔ فرنیچر مارکیٹ نولکھا کے ایک شخص نے اپنے مخالف تاجر کو نشانہ بنایا مگر گولی پڑوسی دکاندار کو جا لگی اور وہ جاں بحق ہو گیا۔ قتل وغارت کے ان واقعات کے ساتھ ساتھ ڈکیتی و رہزنی کی وارداتوں میں بھی روز افزوں اضافہ نظر آ رہا ہے اور گزشتہ سے پیوستہ شب کو شہر کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی کی ۸ وارداتیں ہوئیں جن میں ڈاکو لاکھوں روپے کی نقدی اور سامان لوٹ کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ان میں سے ایک واردات میں ڈیفنس میں سکول کے ایک کیشئر کو گولی مار کر تنخواہیں لوٹ لینا بھی شامل ہے۔ اس طرح صوبائی دارالحکومت کے ۱۰ علاقوں میں موٹر سائیکلیں نقدی اور لاکھوں روپے کا سامان چوری ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ یہ صورتحال صاف بتا رہی ہے کہ سماج دشمن عناصر کو قانون کا قطعی طور پر کوئی خوف باقی نہیں رہا اور وہ اپنی من مرضی کے مطابق جہاں چاہتے ہیں واردات کر گزرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے پولیس کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے جو ڈیڈ لائن دی تھی وہ بھی عرصہ ہوا ختم ہو چکی ہے لیکن سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ ایس ایس پی لاہور نے ڈاکوؤں کے معاملے میں غفلت برتنے پر ایس ایچ او ماڈل ٹاؤن سب انسپکٹر اور تین کانسٹیبل معطل کر کے امن وامان کی بحالی کے لئے درست سمت میں ایک قدم اٹھایا ہے لیکن جب تک جس علاقہ میں اس نوع کا جرم ہو اس کے ایس ایچ او کے خلاف فوری سخت ترین انضباطی کارروائی نہیں کی جاتی اس وقت تک سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں میں خاطر خواہ کمی نہیں آسکتی کیونکہ ہمارے ہاں عام روایت ہے کہ چند دن کی معطلی کے بعد لوگ نہ صرف انہی عہدوں بلکہ بعض اوقات ان سے اچھے عہدوں پر بحال ہو جاتے ہیں۔ توقع کی جانی چاہئے کہ وزیر اعظم کی حالیہ ہدایت کی روشنی میں پنجاب میں امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کی طرف ایسی توجہ دی جائے گی کہ اس کے نتائج و اثرات خود عوام کو نظر آئیں۔

(اداریہ روزنامہ جنگ لاہور ۹ - اپریل ۹۴ء)

★ ☆ ★ ☆ ★

بقیہ صفحہ ۳

پہلے کا مقرر شدہ ہے اور طبعی بدلہ ہے خواہ ہم خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت رکھیں یا نہ رکھیں وہ بدلہ ہمیں مل رہا ہے۔ اور ملے گا پس یہ تجارت نہیں۔ تجارت تو یہ ہے کہ مثلاً ایک کے پاس گھی ہے اور دوسرے کے پاس روپیہ ہے وہ روپیہ دے کر گھی خرید لیتا ہے لیکن بیچنے والا مختار ہے خواہ اپنی چیز دے یا نہ دے مگر یہاں معاملہ برعکس ہے کیونکہ کام لینے والے نے خود ہی انعام کا وعدہ کیا ہے اور کام کرنے والے نے اس سے کوئی مطالبہ نہیں کیا پھر یہ فرق ہے کہ وعدہ کرنے والا وہ ہے جس کے ہم بہرحال محتاج ہیں اگر وہ افعال جنہیں ہم بہ نیت ثواب کرتے ہیں نہ بھی ہوں تب بھی اسی کے احسان کے نیچے ہیں اس لئے ایسے شخص کے انعام کو جس کے انعام کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے تجارت نہیں کہا جا سکتا تجارت اس سے ہوتی ہے جس سے ہم مستغنی ہوں خواہ تعلق رکھیں یا نہ رکھیں۔

دوسرا اعتراض بالکل ٹھیک ہے بشرطیکہ یہ کہا جائے کہ اگر بہ نیت ثواب کوئی کام نہ ہو تو وہ اخلاق سے نہیں۔ اصل جواب ان اعتراضوں کا یہ ہے کہ تم لوگ ثواب کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ ثواب کے معنی اگر روپیہ پیسہ کے ہوں تو بے شک تمہارا اعتراض درست ہو سکتا ہے مگر ثواب کے معنی روپیہ اور پیسہ کے نہیں ہیں بلکہ اس اعلیٰ مقصد کے حاصل ہونے کے لئے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم کامیاب ہو جائیں ہمارے اندر وہ طاقت پیدا ہو جائے جس سے پاکیزگی ہمارا ذاتی جوہر ہو جائے اور ہم طہارت کا سرچشمہ ہو جائیں۔ جو انعامات کے بظاہر معنی معلوم ہوتے ہیں وہ یا تو استعارے ہیں یا پھر اصل مقصد نہیں بلکہ لوازمات میں سے ہیں اور لوازمات اصل مقصد نہیں ہوتے۔ ایک دوست کی انسان خاطر کرتا ہے وہ خاطر اصل نہیں بلکہ لازمہ ہے اصل دلی میلان اور اندرونی اتصال ہے اسی طرح ثواب سے مراد کھانا اور پینا نہیں بلکہ کمال ذاتی کا حصول ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ انسانی پیدائش کی غرض عبد بننا ہے پس ثواب یہ ہے کہ انسان کو عبد بننے کی توفیق عطا ہو اور وہ کامل ہو جائے اور اس میں کیا شک ہے کہ اس غرض سے کام کرنے سے ہی اخلاق' اخلاق کہلا سکتے ہیں ورنہ وہ صرف ظاہری مشقیں ہیں اور کچھ نہیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص ظاہری اخلاق کے مطابق عمل کرے گا وہ دنیا میں ایک حد تک فائدہ اٹھائے گا لیکن اگر اس کی غرض ساتھ ہی کامل ہونے کی نہیں اور خدا کی رضا کی اسے جستجو نہیں تو کمال اسے کس طرح حاصل ہو گا۔ باطنی اور ذہنی افعال کا دارومدار تو نیتوں پر بہت ہی مبنی ہے ہم تو دیکھتے ہیں کہ جسمانی افعال بھی نیتوں سے وابستہ ہیں ورزش کرتے وقت اگر جسم کی طاقت کا خیال رکھا جائے تو اعلیٰ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور اگر نہ رکھا جائے تو ادنیٰ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم رضائے الٰہی کے لئے اخلاق پر عمل کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کچھ آئندہ دے بلکہ یہ ہے کہ اس کے دیئے ہوئے کا شکر ادا کریں اور اخلاقی طور پر اس کے حضور سرخرو ٹھہریں۔

زراعت کالم — سید ظہور احمد شاہ

کنو کی پیداوار فی ایکڑ کیسے بڑھائی جائے

ہمارے یہاں ترشادہ پھلوں کی اوسط پیداوار ۹ ٹن فی ہیکٹر ہے۔ جب کہ آسٹریلیا' جاپان' سپین' امریکہ' برازیل وغیرہ میں ۴۰ ٹن کے لگ بھگ ہے۔ ہم بھی اتنی ہی پیداوار حاصل کر سکتے ہیں اگر

۱۔ صحیح النسل' صحت مند ہر قسم کی بیماری سے پاک پودے باغ کے لئے منتخب کئے جائیں ۲۔ زمین کا ٹسٹ کروا کر موزوں ترین قطعہ اراضی پر باغ لگایا جائے۔

۳۔ پودوں کو ان کی پوری خوراک مہیا کی جائے یہ ایک سدا بہار درخت ہے۔ اسے سارا سال خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوراک میں عناصر کبیرہ و صغیرہ دونوں شامل ہونے چاہئیں گلی سڑی کھاد کا استعمال لازمی ہے۔ جوان پودوں کی بنیادی اجزاء کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایمونیم سلفیٹ ۵ بوری یا ایمونیم نائٹریٹ ۴ بوری فی ایکڑ برائے نائٹروجن استعمال کریں۔ اس کے علاوہ ۵ بوری سپر فاسفیٹ بھی دیں۔ چتکبرے پتے ہونے کی صورت میں اجزائے صغیرہ کے محلول کا سپرے کریں۔

۴۔ آب پاشی کے لئے جو پانی دیا جائے وہ اچھا ہونا چاہئے۔ ٹیوب ویلوں کا پانی اکثر کھارا ہوتا ہے جو سٹرس پھلوں کیلئے سم قاتل ہے۔ کنو کو ایسے ٹیوب ویل کا پانی دینا گناہ ہے۔ ۴۔ ۴۰ ٹن فی ہیکٹر پیداوار کی ٹیکنالوجی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کوئی راز کی بات نہیں۔ مگر صرف ۱۵ سے ۱۷ فی صد ثمر کار اس کے لئے دی گئی سفارشات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ صرف ۱۲۔ فیصد باغبان اپنے درختوں کی بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف حفاظت کرتے ہیں۔

کیڑوں کے خاتمے کے لئے مناسب کرم کش ادویات کا سپرے کیا جانا چاہئے۔ جلد کو گلنے سے بچانے کے لئے تنوں کو زخمی نہ ہونے دیں۔ اور تنوں کے گرد ۶ انچ مٹی چڑھائیں تاکہ پانی تنے کو نہ لگنے پائے۔ جلد کے گلنے (سٹم راٹ) اور چتری (سٹرس کینکر) کے علاج کے لئے پھپھوندی کش ادویات کا استعمال کریں۔ تنے پر بورڈو پیسٹ کریں۔ اس کے لئے نیلا تھوتھا ایک حصہ اور چونا دو حصہ کی نسبت سے پانی میں حل کر کے پیسٹ بنا کر تنے پر لگائیں۔

۵۔ درختوں کی مناسب وقت پر مناسب کانٹ چھانٹ (Pruning) کی جائے۔

۶۔ باغ میں بڑی فصلوں مثلاً گندم' کپاس وغیرہ کی کاشت نہ کی جائے۔ باغ اور ان فصلوں کی زرعی ضروریات مختلف ہوتی ہیں مثلاً گندم کو کٹائی سے قبل پانی نہیں دیا جاتا اور عین ان دنوں میں درختوں کو پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ باغ میں صرف سبزیاں یا جلدی تیار ہونے والی فصلیں مثلاً

باقی صفحہ ۷ پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ رقم فرماتے ہیں۔
برادرم محمد اقبال ناصر انسپکٹر مال حیدر آباد ڈویژن مورخہ ۲۵- مارچ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ایل ایم سی ایچ حیدر آباد سندھ میں تین ہفتے زیر علاج رہنے کے بعد اب ربوہ آگئے ہیں۔ کمزوری کافی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم قریشی نور الحق تنویر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی بیٹی عزیزہ تنویر الہدیٰ دس بارہ روز سے اسلام آباد میں مسلسل بخار سے علیل ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیوہ مکرم یونس احمد اسلم درویش قادیان نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ادریس احمد اسلم صاحب قادیان ابن یونس احمد اسلم درویش کے دل کی ایک نس بند ہو گئی ہے۔

○ مکرمہ قانتہ ثریا صاحبہ پیٹ کی تکلیف سے علیل ہیں۔ پہلے بھی ایک آپریشن ہو چکا ہے۔

○ عزیز قاسم احمد ابن چوہدری نیروز احمد صاحب چٹھہ چک نمبر ۵۴۳EB وہاڑی عمر تقریباً نو سال کا دایاں ہاتھ چارہ کاٹنے والی مشین میں آگیا تھا جس کی وجہ سے اس کی چاروں انگلیاں کٹ گئی ہیں اور اب ہسپتال میں داخل ہے۔

○ ذیشان ابن وسیم احمد خان صاحب باٹاپور اور ندیم احمد خان صاحب ابن کریم احمد خان صاحب سٹینوگرافر بیمار ہیں۔

○ مکرم پیر محمد اختر صاحب علی پور چٹھہ کا چھوٹا بیٹا منصور احمد عمر ۱۸ سال گزشتہ سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہے۔ ۹۳-۹-۱۲ کو ایک ٹانگ کاٹ دی گئی تھی۔ گزشتہ رمضان میں اس کو آدھی گردن اور آدھے سر میں درد شروع ہو گئی ہے باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔

اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ ساکن چک نمبر ۲۲- جی ڈی ضلع ساہیوال کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں۔ موصی اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت اطلاع دیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید ۲۹- اپریل ۹۴ء منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۹- اپریل ۹۴ء بروز جمعتہ المبارک منانے کا اہتمام فرماویں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ جمعہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔
(وکیل الدیوان تحریک جدید)

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ ان کے لئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵- اپریل ہے۔

نام آسامی

میڈیکل آفیسر (شعبہ جراحی) 1
گریڈ 3170-215-5750
500 NPA

ویمن میڈیکل آفیسر (شعبہ گائنی) 1
گریڈ 3170-215-5750
500 NPA

ڈینٹل سرجن 2
گریڈ 3170-215-5750
500 NPA

فارماسسٹ 1
گریڈ 3170-215-5750

آئی رجسٹرار 1
گریڈ 3170-215-5750
500 NPA

پیتھالوجسٹ 1
گریڈ 4065-271-6775

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۲۰۸-۳/۴۵۵۰ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔
صدر کمیٹی امداد مستحقین
گندم جلسہ سالانہ ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

ایمان کا قتل اس سے بھی بڑھ کر سخت گناہ ہے۔

واعظ کو چاہئے کہ (دعوت الی اللہ حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ کرو) پر عمل کرے اور ایسی طرز میں کلمہ حکمت گوش گزار کرے کہ کسی کو برا معلوم نہ ہو۔

تم لوگ جو یہاں باہر سے آئے ہو۔ اگر بالعروف کا مقابلہ گناہ تھا مگر ایک صاحب کوئی نیک بات یہاں والوں میں دیکھتے ہو یا یہاں سے سنتے ہو تو اس کی باہر اشاعت کرو اور اگر کوئی بری بات دیکھی ہے تو اس کے لئے درد دل سے دعائیں کرو کہ الٰہی اب لاکھ روپے خرچ ہو کر یہ ایک قوم بن چکی ہے اور یہ ایک قوم کے امام بھی بن گئے ہیں پس تو ان میں اصلاح پیدا کردے۔
(خطبہ۔ یکم جنوری ۱۹۰۹ء)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۶

چنا، مسور، ماش وغیرہ لگائی جاسکتی ہیں برسیم ہرگز نہیں لگانا چاہئے کیونکہ اس کی پانی کی ضروریات بہت زیادہ ہوتی ہیں اور یہ بہت دیر بعد زمین کو فارغ کرتا ہے اور اسے آخر وقت تک پانی دیا جاتا ہے۔ ۷- عناصر صغیرہ کی کمی کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہئے۔ زنک، کاپر، آئرن وغیرہ کی نمایاں کمی کا پتہ پتوں کی رنگت اور دوسری نشانیوں سے لگ جاتا ہے۔ اس تشخیص کے بعد متعلقہ کمی کو فوراً دور کرنا چاہئے۔

پودوں کی کمزور حالت، پتوں کا چھوٹا سائز، پتوں کی زرد یا چتکبری رنگت، خوراک کی کمی کی علامات ہوتی ہیں۔ پتے لپٹے ہوئے، پتوں پر سفید لکیریں پتوں میں سوراخ (لیف مائز) چڑ مڑتے اور پتوں کے نچلے حصے پر سیاہ مواد (سٹرس سلا) کا حملہ ظاہر کرتے ہیں۔

تنے کے نچلے حصہ پر جلد کا گلنا (سٹم راٹ) پتوں پر بھورے داغ اور چتری (سٹرس کینکر) بیماریوں کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ان کے لئے مناسب کرم کش اور پھپھوندی کش ادویات کا سپرے کیا جائے۔ ۸- زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے پھل گرنے کی وجوہات کا پتہ لگایا جائے یہ بھی موقع پر معائنہ کر کے ماہرین بتا سکتے ہیں۔ پیداوار میں کمی میں یہ عنصر بھی فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے اس کی طرف بروقت توجہ دینی از حد ضروری ہے اور فوری طور پر ضروری اقدامات کرنے چاہئیں۔ ۹- کنو کے درختوں میں زنک کی کمی عام پائی جاتی ہے۔ زنک سلفیٹ کے استعمال سے یہ کمی دور کی جاسکتی ہے۔

اگر ان مشوروں پر عمل کیا جائے تو پاکستان کی آب و ہوا تو اس پھل کے لئے اتنی موزوں ہے کہ یہاں تین ٹن فی ایکڑ (۷۵ ٹن فی ہیکٹر) تک پیداوار حاصل کرنا ممکن ہے۔ جو کہ ایک عالمی ریکارڈ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸' مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۹ رہائش ۶۸۰۳۷۳

خبریں

ربوہ: 20- اپریل-1994ء
بادل چھائے ہیں صبح ہلکی بوندا باندی ہوئی
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ یہ مارشل لاء نہیں- جمہوریت میں حکومت پر تنقید ہوتی ہی ہے- اور اس کا جواب بھی دیا جاتا ہے- لوگ خوامخواہ ذرا سے شور پر ڈر جاتے ہیں- انہوں نے کہاکہ تیز رفتار گاڑی کو بریک لگائے جائیں تو وہ یکدم نہیں رک جاتی آہستہ آہستہ ہی رکتی ہے یہی حالت خسارے کی سرمایہ کاری اور مہنگائی کی ہے- اور حکومت کو اس کا پورا احساس ہے-

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جرمنی کو چاہئے کہ کشمیریوں پر بھارتی مظالم بند کرانے کے لئے بھارت سے اپنے دوستانہ تعلقات استعمال کرے محترمہ بے نظیر بھٹو نے جرمنی کے چانسلر کوہل کے ساتھ مذاکرات میں دو طرفہ' علاقائی اور بین الاقوامی معاملات پر تبادلہ خیال کیا- انہوں نے جرمنی اور پاکستان میں اقتصادی تعاون بڑھانے کے لئے متعدد تجاویز پیش کیں اور جرمن چانسلر کو کشمیر کی تازہ صورت حال سے آگاہ کیا- انہوں نے کہاکہ پاکستان کا پختہ یقین ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے سے ہی حل ہو سکتا ہے-

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ بے نظیر اور نواز شریف میں اتفاق رائے کرانا ہی میرا مشن ہے- انہوں نے کہا کہ میری' بے نظیر اور نواز شریف کی سوچ ایک ہی ہے میں بے نظیر اور نواز شریف دونوں کو محب وطن سمجھتا ہوں- کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر یہ ملکی مفادات کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے- انہوں نے کہاکہ ایک دوسرے کی ذات کے خلاف حملے کرنے سے نظام نہیں چل سکے گا- ہم ایٹمی پروگرام ترک کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے-

○ لاہور ہائی کورٹ نے مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف کو ہیلی کاپٹر استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے- تاہم فاضل عدالت نے ہیلی کاپٹر کے روسی عملہ کے پاکستان میں قیام کے بارے میں جاری کیا گیا حکم امتناعی ختم کر دیا ہے- اس روسی عملہ کی پاکستان کے لئے ویزا کی مدت ختم ہو چکی ہے-

○ حکومت نے موبل آئل کی قیمت میں اضافہ واپس لے لیا ہے- اب سابقہ قیمت بحال کر دی گئی ہے-

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ حکومت چھ ارب کی لاگت سے کالا باغ ڈیم سمیت ۷ ۳- اہم ڈیموں کے منصوبوں پر جلد کام شروع کر دے گی- انہوں نے کہاکہ ۲۰ سالوں میں مکمل ہونے والے ان منصوبوں سے سبز انقلاب آئے گا- بے روزگاری دور ہو جائے گی- انہوں نے کہ ان منصوبوں کے متعلق اعلان صدر لغاری کریں گے-

○ بوسنیا کے شہر گورازدے کی صورت حال بدستور سنگین ہے- بی بی سی کے مطابق بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے- روس نے نیٹو کی فضائیہ کے استعمال کی پھر مخالفت کر دی ہے- اور اس صورت حال میں اقوام متحدہ بے بس ہو چکی ہے- یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرب فوجوں نے اقوام متحدہ کے پاکستانی عملے کو گرفتار کر لیا ہے صدر بوسنیا عزت بیگووچ نے کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل اس صورتحال کا ذمہ دار ہے- اسے مستعفی ہو جانا چاہئے-

○ پاکستان نے سلامتی کونسل میں سربوں کے خلاف قرارداد پیش کی ہے جس مطالبہ کیا گیا ہے کہ گورازدے میں سرب جارحیت روکنے کے لئے قوام متحدہ سخت کارروائی کرے- جنرل اسمبلی میں اسلامی کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا کے خلاف ہتھیاروں پر پابندی ختم کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا جائے- بوسنیا کے صدر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر اور سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مہنگائی موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے باعث ہوئی ہے- پنجاب میں بھی امن و امان کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے- انہوں نے کہاکہ گندم کی قیمت میں اضافے سے کسان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا گاؤں کے لوگ مہنگائی کے ہاتھوں انہی مشکلات میں مبتلا ہیں انہوں نے الزام لگایا کہ مہران بنک سکینڈل میں صدر لغاری اہم کردار ہیں-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وکلاء سیاسی استحکام اور جمہوریت کے فروغ میں حکومت سے تعاون کریں- انہوں نے کہاکہ پسماندگی کے خاتمہ کے لئے صوبہ میں کئی منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر کروڑوں خرچ ہو رہے ہیں-

○ سینئر صوبائی وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف اپنی کرپشن چھپانے کے لئے صدر کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں-

○ کراچی میں دو طلبہ تنظیموں میں زبردست تصادم ہو گیا- سندھ میڈیکل کالج میں تین گھنٹے فائرنگ ہوتی رہی- فائرنگ کی شدت کے باعث قانون نافذ کرنے والے اہلکار اندر داخل نہ ہو سکے- اگرچہ بعد میں ۱۰۰ طالب علموں کو گرفتار کر لیا گیا-

○ کوئٹہ میں ہائی سکول کے طلبہ میں مسلح تصادم سے ۵ طلباء شدید زخمی ہو گئے- زخمی ہونے والوں کا تعلق نویں جماعت سے ہے-

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد کھرل نے کہا ہے کہ مہران بنک سکینڈل کے ذمہ دار نواز شریف ہیں ان کا احتساب کیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ صدر "کلین" آدمی ہیں- ان پر بے بنیاد الزامات لگائے جا رہے ہیں-

○ بھارت نے آسٹریلیا کو سات وکٹوں سے ہرا کر تیسرے آسٹریلشیا کپ کا فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے-

○ ایف- آئی- اے- کے ڈائریکٹر نے جمعیت مشائخ پاکستان کے صدر صاحبزادہ نعیم الرحمان نعیمی کو ۴۸- گھنٹوں میں گرفتار کرنے کی ہدایت کی ہے- جمعیت مشائخ کا صدر علماء کو امریکہ بھجوانے کا جھانسہ دے کر لوٹتا رہا- پر تعیش زندگی گزاری نوجوان لڑکیوں سے شادی کر کے دو دن بعد طلاق دے دیتا-

○ سویڈن کی پارلیمنٹ کی خارجہ امور کی مجلسِ قائمہ کے اراکین نے پاکستان کی کشمیر کمیٹی سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کسی ملک کا داخلی نہیں بلکہ عالمی مسئلہ ہے-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۵۰۰۰/- ڈش، ۱۲ انچ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲ ۷۲۲۶۵۰۸

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں- مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ- یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے-
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک کسی بھی ایئرلائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایرو ایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے شام
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون: 211550

پیسہ